تبلیغ مسلمانوں کا اہم فریضہ ہے

(فرمودہ ۲-جولائی ۱۹۱۵ء)

حضور نے تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں مسلمانوں کو ایک عجیب سبق دیا ہے۔ مختلف مذاہب دنیا میں پائے جاتے ہیں لیکن انہوں نے خداتعالیٰ کی تعلیم اور اس کلام کو تمام لوگوں تک پہنچانے کی طرف بہت کم توجہ کی ہے جس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ مذاہب صرف ایک ایک قوم کیلئے ہیں۔ چونکہ وہ مذاہب مختص القوم ہیں اس لئے ان کے پیرووں کو اپنے اپنے مذاہب کی تبلیغ کیلئے اتنا زور دینے کی ضرورت نہ تھی۔ اگر ان مذاہب کو دیکھا جائے تو ان کی تعلیم وقتی اور پوری کی پوری اپنی اپنی قوم کے ساتھ تعلق رکھنے والی معلوم ہوتی ہے۔

چنانچہ یہود کو جو حکم دیئے گئے ان میں زیادہ تر بنی اسرائیل ہی کی بھلائی اور بہتری کو مدّنظر رکھا گیا ہے مثلاً سُود کی ممانعت کی گئی ہے اور ساتھ یہ شرط لگادی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کو سُود لینا دینا حرام ہے۔ اس تعلیم میں یہ شرط لگا کر کہ بنی اسرائیل آپس میں سُود نہ لیں ظاہر کردیا ہے کہ جو مذہب موسیٰ علیہ السلام کی معرفت آیا تھا وہ بنی اسرائیل سے ہی خصوصیت کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ پھر حکم ہے کہ بنی اسرائیل سے کوئی غلام نہیں بنایا جاسکتا، ہاں دوسرے لوگوں سے غلام بنائے جاسکتے ہیں۔ اس حکم نے بھی بتادیا ہے کہ توریت کی تعلیم صرف بنی اسرائیل سے ہی تعلق رکھتی تھی جبھی تو اس کے فوائد کو مدنظر رکھتی ہے اور دوسری قوموں سے اسے امتیاز دیتی ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیحؑ جو تعلیم لائے اس میں سے

گو اب نکالنے والے تو یہ نکالتے ہیں کہ تمام دنیا کیلئے ہے اور اس تعلیم کو عالمگیر قرار دیتے ہیں مگر حضرت مسیحؑ خود ہی کہتے ہیں کہ کبھی نہیں ہوتا کہ ایک عورت اپنے بچہ سے روٹی چھین کر غیر کو دے دے۔ میں اپنے موتی سؤروں کے آگے کیونکر ڈالوں [۱]۔ یعنی بنی اسرائیل کے سوا باقی سب لوگ غیر ہیں' اس لئے وہ میری تبلیغ کے مستحق نہیں ہیں۔

یہ تو وہ مذاہب ہیں جو اسلام سے بہت قریب کے ہیں اور جو ان سے پہلے کے ہیں ان کی تعلیموں کے محدود ہونے کا اسی سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ تبت سے پَرے کوئی ملک ہی نہیں سمجھتے اور ان کی رو سے کابل کے پرے انسان نہیں بلکہ جِنّات رہتے ہیں۔ بھلا ایسے مذاہب کے ماننے والی قوم ساری دنیا کو تبلیغ کرسکتی ہے؟ ہرگز نہیں اور ایسا مذہب عالمگیر مذہب کس طرح ہوسکتا ہے۔ ہاں اسلام آیا اور صرف اسلام ہی ایسا مذہب آیا جس نے اپنی تعلیم کو وسیع کرکے تمام دنیا کے داخل ہونے کیلئے دروازے کھول دیئے۔ چونکہ اسلام کی تعلیم تمام قوموں کیلئے تھی اور پھر کسی خاص زمانہ کیلئے نہ تھی اس لئے ضروری تھا کہ اس کے ماننے والوں یعنی مسلمانوں کو اس کی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی جاتی تاکہ وہ اس کو اپنے گھر میں ہی بند نہ رکھیں بلکہ ساری دنیا پر پھیلادیں۔ اس پر قرآن شریف میں بہت زور دیا گیا ہے ایک جگہ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [۲]۔ اے مسلمانو! تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور لوگوں کو خیر کی طرف بلائے۔ پھر فرمایا۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ - تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [۳]۔ تم ہی سب سے بہتر قوم ہو جو کہ لوگوں کے نفع کیلئے پیدا کئے گئے ہو یعنی ہر مومن کا یہ فرض ہے کہ اس تعلیم کو جو قرآن کے ذریعہ اس کو پہنچی ہے دوسروں تک پہنچائے کیونکہ اس مذہب کی غرض ہی یہ ہے کہ دنیامیں امن قائم کرے اور تمام بنی نوع کی خادم ایک جماعت پیدا کردے۔ پس ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ خواہ تاجر ہو یا کسان' خواہ پیشہ ور ہو' خواہ دُکاندار' خواہ مدرسہ کا مدرّس ہو' خواہ کالج کا پروفیسر' خواہ گورنمنٹ کا ملازم' خواہ کوئی اور کام کرنے والا جبکہ وہ مسلمان کہلاتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ لوگوں کو وہ پاک تعلیم پہنچائے جو آنحضرت ﷺ کی معرفت اس کو نصیب ہوئی ہے کیونکہ خداتعالیٰ فرماتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ - کہ تمہارے پیدا کرنے کی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو تم سے فائدہ ہو۔

اس بات پر خدا تعالیٰ نے بہت زور دیا ہے۔ سورہ فاتحہ جو ہر ایک مسلمان نمازوں میں بار بار پڑھتا ہے اور کم از کم دن رات میں تیس دفعہ پڑھتا ہے' اس میں بھی خدا تعالیٰ نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ [۴] - کی دعا سکھائی ہے اور اِھْدِنِیْ نہیں فرمایا۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مومن خود غرض نہیں ہوتا۔ چونکہ اس کا فرض ساری دنیا میں تبلیغ کرنا ہے اور لوگوں کے دلوں پر اس کا قبضہ نہیں اس لئے یہ کسی کو زور سے تو منوا نہیں سکتا اور جب تک کسی کی ہدایت کیلئے یہ کوشش نہ کرے اس وقت تک اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہوسکتا اس لئے سورہ فاتحہ میں دعا کیلئے یہ الفاظ رکھ دیئے گئے کہ الہٰی! ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اس دعا میں ساری دنیا کے لوگ شامل ہوگئے اور اس کو عام کرکے خدا تعالیٰ نے بتادیا کہ ہر ایک مومن اس طرح دوسروں کی ہدایت کیلئے کوشش کرتا اور اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہے غرضیکہ ہر ایک مسلمان مبلّغ ہے خواہ وہ کوئی کام کرتا ہو۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ یہ نہ خیال کرے کہ یہاں سے ہی مبلّغین جائیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں بلکہ ہر ایک یہ سمجھے کہ اسلام کی تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کرنا میرا فرض ہے اور اسلام کے جھنڈے تلے کھینچ کر لانا میرا ذمہ ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اِھْدِنَا سکھلایا ہے' اِھْدِنِیْ نہیں سکھایا۔

پس جب تک اس طرح تبلیغ کیلئے کوشش نہ کی جائے اُس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی۔ ہر ایک احمدی یہ سمجھے کہ میں مبلّغ ہوں اسے کسی اور کے ذمہ اس فرض کو نہیں ڈالنا چاہیئے اور یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ کوئی مبلّغ آکر اس فرض کو انجام دے گا۔ ہمارے چند ایک مبلّغین ہیں اس لئے یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ تمام دنیا کو یہی تبلیغ کریں۔ پس کامیاب تبلیغ کا یہی طریق ہے کہ ہر ایک احمدی اپنا فرض سمجھے اس طرح پانچ سات لاکھ افراد مبلّغ ہوسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام جماعت کو اس بات کی توفیق دے اور تبلیغ کے راستہ میں حائل ہونے والی مشکلات کو آسان کرکے اپنے پاس سے ہی سامان مہیا فرمادے۔ آمین۔

(الفضل ۸- جولائی ۱۹۱۵ء)

---

[۱] "اپنے موتی سؤروں کے آگے نہ ڈالو" متی باب ۷ آیت ۶ بائیبل سوسائٹی انار کلی لاہور ۱۹۹۴ء

[۲] اٰل عمران: ۱۰۵ [۳] اٰل عمران: ۱۱۱ [۴] الفاتحۃ: ۶